47756- ملتزم کیا ہے، اور وہاں دعا کی کیا کفیت ہے ؟

سوال

ملتزم کیا چیز ہے، اور وہاں دعا کیسے کی کیفیت کیا ہوگی ؟

پسندیدہ جواب

ملتزم کعبہ میں ایک جگہ کا نام ہے،
اور یہ جگہ حجر اسود سے لیکر کعبہ کے دروازے تک ہے، اور التزام یا ملتزم کا معنی چمٹنا ہے، کیونکہ یہاں دعا کرنے والا شخص اپنا چہرہ، ہتھیلیاں، اور بازو لگاتا اور چمٹاتا ہے، اور جو چاہے وہ یہاں آسانی سے دعا کرتا ہے.

اور اس میں کوئی مخصوص دعا نہیں جو
مسلمان شخص یہاں مانگے بلکہ جو بھی چاہے دعا کر سکتا ہے، اور کعبہ میں داخل ہوتے وقت بھی ملتزم پر جایا جا سکتا ہے (اگر جانا میسر ہو) اور طواف وداع کرنے سے پہلے بھی کر سکتا ہے، اور یا پھر کسی بھی وقت وہ ملتزم پر جا کر دعا کر سکتا ہے اس کے کوئی خاص وقت مقرر نہیں.

لیکن دعا کرنے والے شخص کو چاہیے کہ
وہ دوسروں کو تنگ نہ کرے اور نہ ہی اتنی لمبا عرصہ وہاں چمٹا رہے کہ دوسرے لوگوں کو موقع ہی نہ ملے، اور اسی طرح وہاں دھکم پیل کرنا بھی جائز نہیں، اور یہاں جانے کے لیے لوگوں کو اذیت سے دوچار کرنا بھی جائز نہیں ہے، اس لیے دیکھے کہ اگر وہاں رش نہیں اور فرصت ہے تو وہاں جا کر دعا کر لے، اور اگر موقع نہ ملے تو پھر اس کے لیے طواف اور نماز کے سجدوں میں ہی دعا کرنا کافی ہے.

ملتزم پر چمٹنے کے متعلق صحابہ کرام
رضی اللہ عنہم سے جو مروی ہے اس میں صحیح ترین یہی ہے کہ :

عبد الرحمن بن صفوان رضی اللہ تعالی
عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کیا تو میں کہنے لگا :

میں اپنا لباس زیب تن ضرور کرونگا،
کیونکہ میرا گھر راستے کے اوپر تھا اور میں دیکھوں گا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ
کیا کرتے ہیں، چنانچہ میں گیا تو دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے
صحابہ کعبہ کے اندر سے باہر آئے، اور انہوں نے بیت اللہ کو دروازے سے لیکر حطیم تک
استلام کیا اور بوسہ لیا، اور انہوں نے اپنے رخسار بیت اللہ پر رکھے ہوئے تھے، اور
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے درمیان تھے"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1898)

مسند احمد حدیث نمبر (15124)

اس کی سند میں یزید بن ابوزیاد ہے،
ابن معین اور ابوحاتم اور ابوزرعۃ وغیرہ نے اسے ضعیف کہا ہے.

اور عمرو بن شعیب اپنے باپ سے بیان
کرتے ہیں کہ:

"میں نے عبداللہ رضی اللہ تعالی
عنہما کے ساتھ طواف کیا اور جب ہم کعبہ کے پچھلی طرف آئے تو میں نے کہا: کیا تم
پناہ نہیں مانگوگے؟ تو وہ کہنے لگے: ہم آگ سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، پھر وہاں
سے چلے حتی کہ حجر اسود کا استلام کیا اور دروازے اور کونے کے درمیان کھڑے ہو کر
اپنا سینہ اور چہرہ اور دونوں بازو اور ہتھیلیاں کعبہ کے ساتھ اس طرح لگائیں اور
انہیں کھول کر رکھا، پھر کہنے لگے:

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
کو اس طرح کرتے ہوئے دیکھا تھا"

سنن ابوداود حدیث نمبر (1899) سنن
ابن ماجہ حدیث نمبر (2962) اس کی سند میں مثنی بن الصباح ہے جسے امام احمد اور
ابن معین اور ترمذی اور نسائی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے، یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کی
شاہد ہیں، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے السلسلۃ الصحیحۃ حدیث نمبر (2138) میں
اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے بیان کیا جاتا ہے کہ انہوں نے فرمایا :

"حجر اسود اور دروازے کے درمیان
ملتزم ہے"

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ
کہتے ہیں :

اگر وہ پسند کرے تو ملتزم حجر اسود
اور دوازے کے درمیان جگہ پر آئے اور وہاں اپنا سینہ اور چہرہ اور بازو اور
ہتھیلیاں رکھے، اور اللہ تعالی سے اپنی ضروریات طلب کرتا ہوا دعا کرے، وہ چاہے تو
طواف کرنے سے قبل ملتزم پر آسکتا ہے اور چاہے تو بعد میں، طواف وداع اور اس سے پہلے
ملتزم پر جانے میں کوئی فرق نہیں.

صحابہ کرام جب مکہ داخل ہوتے تو وہ
ایسا (ملتزم پر جاتے) کیا کرتے تھے، اور اگر چاہے تو ابن عباس سے منقول درج ذیل
ماثور دعا پڑھے :

"

اللهمَ إِني عبدک وابن عبدک وابن أمتک
حملتني علی ما سخرتَ لي مِن خلقک وسيرتَني في بلادک حتی بلغتَني بنعمتِک الی بيتِک
وأعنتَني علی أداء نسکي فإِن کنتَ رضيتَ عني فازدَدْ عني رضا وإِلا فمِن الآن فارضَ
عني قبل أن تنآی عن بيتِک داري فهذا أوان انصرافي إِن أذنتَ لي غير مستبدلٍ بک ولا
ببيتِک ولا راغبٍ عنک ولا عن بيتِک اللهمَ فأصحِبني العافيةَ في بدني والصحةَ في
جسمي والعصمةَ في ديني وأحسن منقلبي وارزقني طاعتک ما أبقيتَني واجمع لي بين خيري
الدنيا والآخرة إِنک علی کل شيء قدير
"

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے
بندے کا بیٹا ہوں، اور تیری بندی کا بیٹا ہوں، تو نے مجھے اپنی مخلوق میں سے میرے
لیے مطیع کردہ مخلوق پر سوار کرایا، اور تو نے مجھے اپنے شہروں میں چلایا، حتی کہ

مجھے تیری نعمت کے ساتھ تیرے گھر بیت اللہ تک پہنچایا، اور مناسک حج اور عمرہ ادا کرنے میں تو نے میری اعانت و مدد کی.

اگر تو مجھ سے راضی ہے تو میرے لیے
اپنی رضامندی میں اور اضافہ کرو گر نہ ابھی مجھ سے راضی ہو جا قبل اس کے کہ میں تیرا گھر چھوڑ کر اپنے گھر واپس جاؤں، اگر تو مجھے جانے کی اجازت دے تو یہ میرے جانے کا وقت ہے، نہ تو میں تیرے علاوہ کسی اور کو چاہتا ہوں، اور نہ ہی تیرے بیت اللہ کے علاوہ کوئی اور گھر چاہتا ہوں، اور نہ ہی تجھ اور نہ ہی تیرے گھر بیت اللہ سے بے رغبتی برتتا ہوں.

اے اللہ میرے بدن کو عافیت عطا فرما،
اور میرے جسم کو صحت دے اور میرے دین کو عصمت عطا کر، اور میرا واپس پلٹنا بہتر اور اچھا کر دے، اور مجھے اپنی اطاعت و فرمانبرداری کرنے کی توفیق نصیب فرما جب تک میری زندگی ہے، اور میرے لیے دین و دنیا کی بھلائی جمع کر دے، یقینا تو ہر چیز پر قادر ہے"

اور اگر وہ بیت اللہ کے دروازے کے
قریب کھڑا ہو ملتزم کے ساتھ چمٹے بغیر دعا کرے تو یہ بہتر ہے"

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن تیمیہ (26/142–143).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف
ہے، حالانکہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں (یعنی اس سلسلے میں وارد شدہ احادیث کو ضعیف مانتے ہوئے، کوئی حدیث صحیح وارد نہیں) بلکہ بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ایسا کرنا ثابت ہے.

تو کیا ملتزم کے ساتھ چمٹنا سنت ہے؟

اور اس کا وقت کیا ہے؟

اور آیا کہ یہ آتے وقت کیا جائیگا،
یا کہ واپس جاتے وقت، یا کہ ہر وقت ہو سکتا ہے ؟

علماء کرام کے ہاں اس اختلاف کا سبب
یہ ہے کہ: اس کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح حدیث ثابت نہیں، لیکن
صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مکہ جاتے ہوئے ایسا کرتے تھے.

فقہاء کرام کا کہنا ہے کہ: حاجی وہاں
سے واپس آتے وقت ایسا کرے اور ملتزم کے ساتھ چمٹ کر دعا کرے، ملتزم دوازے اور حجر
اسود کے درمیان کی جگہ کو کہا جاتا ہے....

اس بنا پر ملتزم کے ساتھ چمٹنے میں
کوئی حرج نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ ایسا کرنے میں کسی کو تنگی اور اذیت نہ پہنچتی ہو
"

دیکھیں: الشرح الممتع (7/402–
403).

واللہ اعلم.